اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ



تحقیق و ترجمہ
مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

جمع و ترتیب
مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

اشاراتِ فریدی

مقابیسُ المجالِس

(مجلس)

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمّل و مُستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رُکن الدّین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

مقبوسن ۹۶: بوقت زوال بروز یکشنبہ ۲۰ ذیقعد ۱۳۱۶ھ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور واپس آنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے

جانے کا ذکر ہو رہا تھا ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے تھے یا معروف موت کے بعد آپ کی روح مرفوع ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ باقی انبیاء اور اولیاء کی طرح مرفوع ہوئے ہیں لیکن عیسائی لوگ ان کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے ہرگز قائل نہیں ہیں اور منکر ہیں۔ میں نے نصرانی اکابر سے دریافت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام نے اس بارے میں فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن واپس آئیں گے۔ چنانچہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو دفعہ غیب ہونے کے قائل ہیں۔ ایک غیبت صغریٰ دوسری غیبت کبریٰ۔ غیبتِ صغریٰ سے وہ عرصہ مراد لیتے ہیں کہ جب سُولی چڑھانے کے بعد آپ قبر میں دفن ہوئے اور تین دن اور تین رات قبر میں رہنے کے بعد آپ کی روح اُوپر چلی گئی۔ قبر سے خروج کے چالیس دن بعد تک آپ ہر روز حوارین کے سامنے ظاہر ہوتے تھے اور نصیحت تلقین و تربیتِ حوارین کے بعد گم ہو جاتے تھے۔ چالیس دن کے بعد آپ آسمان پر چلے گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ یہ ہے غیبتِ صغریٰ (یعنی کم عرصہ کے لیے غیب ہونا)۔ جب چالیس دن کے بعد آپ نے حوارین کو الوداع کہا تو فرمایا کہ اب میں آسمان پر جا رہا ہوں اور پھر تمہارے پاس واپس نہیں آؤں گا۔ لیکن جب ساری خلقت میرے باپ (خدا تعالیٰ) کے سامنے جمع ہوگی اور سب کا حساب کتاب ہوگا تو میں باپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہوں گا۔ اس دن سے قیامت تک کے عرصہ کو عیسائی لوگ غیبتِ کبریٰ (طویل غیر حاضری) کہتے ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ واپس آنا صحیح نہیں ہے۔

تعویذ برائے دفع تپ غب

اِس کے بعد فرمایا کہ دفع تپ غب کے لیے ایک تعویذ لکھا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے:

وُلد عیسےٰ اریا کریا خرُج عیسےٰ اریا کریا رُفع عیسےٰ اریا کریا

اس تعویذ خرُج عیسےٰ اریا کریا کہ "وُلِد عیسےٰ" سے مُراد حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کا حضرت بی بی مریمؑ کے بطن سے پیدا ہونا مُراد ہے اور "خرُج عیسےٰ" سے مُراد آپ کا دفن ہونے کے بعد قبر سے باہر آنا ہے اور "رفع عیسےٰ" سے آپ کا آسمان پر جانا مُراد ہے۔

مقبوس ۶۱: بوقت نیم روز بروز دو شنبہ ۱۲ ذیقعد ۱۳۱۶ھ

چند مقابیس کی تصحیح کے بعد مسئلہ قضا قدر کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔

مسئلہ قضاو قدر کا صحیح حل

مجلس میں ایک عالم بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس نے ان سے دریافت کیا کہ الایمان بین القدر والجبر (ایمان قدر اور جبر کے درمیان ہے) کے کیا معنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور جو کچھ کتب عقائد اور اہلِ سنّت و جماعت سے تعلق رکھنے والے متکلمین حضرات کی تحریرات میں لکھا ہے یہ ہے کہ ایمان جبر اور قدر کے درمیان ہے یعنی ایک تیسرا امر ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ عرصہ سے مَیں اِس مسئلہ میں حیران ہوں لیکن اب تک تحقیق نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اِس عبارت کے معنی صوفیاء کرام کی طرح کئے جائیں تو متکلمین کے بیانات سے ہرگز کوئی بات نہیں نکلتی۔ صوفیاءِ کرام یہ معنی لیتے ہیں کہ یکبارگی نہ صرف جبر ہے اور نہ یکبارگی محض قدر ہے بلکہ ایک لحاظ سے جبر ہے اور ایک لحاظ سے قدر ہے یعنی ایک لحاظ سے آدمی مجبور اور بے اختیار ہے اور ایک لحاظ سے قادر اور مختار ہے۔ اِس کے بعد فرمایا کہ الایمانُ بین الخوفِ والرجا کے بھی یہی معنی ہیں۔

صفات عینِ حق ہیں یا غیر

اِس کے بعد فرمایا کہ یہ جو متکلمین نے کہا ہے کہ صِفَاتُ اللّٰہِ هِیَ لَا عینہٗ ولا غیرہٗ